

تعارف

فلپیوں 2 باب فلپیوں کی روحانی شرکت، حوصلہ افزائی اور جمیع کو پولس کی یاد دہانی کے ساتھ کھلتا ہے، (فلپیوں 2:1-5)۔ ذہن میں ان شاندار برکات کے ساتھ، پولس ایمانداروں کو یسوع مسیح کی مانند بننے کی ہدایت کرتا ہے جس نے اپنے آپ کو دوسروں کے لیے خاکسار بنالیا۔

پولس فلپیوں کو لکھے جانے والے اپنے خط میں (6-7 آیات میں) اس عقیدے کو شامل کرتے ہوئے انتخاب کرتا ہے جس سے وہ ہمیں مسیح کی عاجزی اور قربانی کے انداز کو دیکھاتا ہے۔ یسوع مسیح کی اس خواہاں قربانی کے عقیدے کو نظر غائر سے بیان کیا جاتا ہے، جس نے اپنے جلالی وجود کو چھوڑا، زمین پر اپنے مخلصی کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے انسانی شکل میں آیا۔ اگر چہ میں پر اُس نے فرمانبرداری کے ساتھ ذلت کو برداشت کیا، اور یہاں تک کہ مصلوب ہونے کی ذلت کو۔ اس فرمانبرداری کو سر بلند کیا جاتا ہے جو کائناتی عبادت کا حکم دیتا ہے۔

فلپیوں 2:6-11 کی شاعری

اس اقتباس میں آیات کو دو ہے اور شاعر انہ انداز میں بیان کیا گیا ہے [1]

نشر کی اس گواہی کو بہت ماہر الہیات نے قبول کیا کہ یہ اقتباس در حقیقت ابتدائی مسیحیوں کے گیت، لظم، اقرار یا عقیدے کے الفاظ ہیں۔ اگرچہ ہم پورے یقین کے ساتھ نہیں جان سکتے کہ یہ اقتباس کس قسموں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ واضح طور پر اُن سب پہلوؤں کا حامل ہے جنہیں عموماً عقیدوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ اصول، عبادت کے اركان، اعتراف، نزاع، معشوق کا حامل ہے۔ (اوبرا میں 188:1991)

ابتدائی مسیحیوں کے گیتوں کی یہ بہت نمایاں صفت بھی تھی۔ مسیحیت کہ تجویز کو فلپیوں 2:6-11 میں مسیح کے وجود سے پہلے کو [2] پیش کیا گیا ہے۔ ذلت اور انسباط، جی اٹھنے کو ترک کرنا، ابتدائی کلیسیا کے گیتوں کا بہت عام مضمون ہوتا تھا۔ اس اقتباس کے الفاظ کو کیز م [3] کے طور پر ترتیب دیا جاسکتا ہے جو بہترین اور بلند یسوع مسیح کو پیش کرتا ہے۔ اس مسیحیت کا عروج 9 آیت میں ہے۔

6۔ اُس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برادر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ 7۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ 8۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار ہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ 9۔ اسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کیا اور اُسے وہ نام بخشنا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ 10۔ تا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھننا جھلکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ اُن کا جوز میں کے نیچے ہیں۔ 11۔ اور خدا باب کے جلال کے لیے ہر

ایک زبان اقرار کرے کہ یہو عُصَمَّ خداوند ہے۔

کتابیں لکھنے کا پیشہ

فلپیوں میں یہ اقتباس غیر معمولی الفاظ کا استعمال کرتا ہے، اور ان الفاظ کو اس سے مختلف طریقے سے استعمال کیا گیا جس طرح پوس انہیں عام طور پر اپنے خطوط میں استعمال کرتا تھا۔ یہ اشارہ کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے کہ پوس اس عقیدے، گیت کا اصل مصنف نہیں تھا۔ یہ حقیقت کہ یہاں نجات کا ذکر نہیں یا اس گیت میں جی اٹھنے کا ذکر نہیں جو یہ صلاح دیتا ہے کہ یہ پوس کی آمیزش نہیں ہے،

نجات کے طور پر، واجہیت کے طور پر اور مسیح کے جی اٹھنے کے طور پر۔ 2 کرتھیوں 1:15)۔ بہر حال، اس کی نشاندہی کرنا اہم ہے کہ اس حمد کا مطلب یہ دکھانا نہیں تھا جو نجات کے لیے مسیح کے کام کا ہمارے لیے مطلب ہے، بلکہ یہ دکھانا کہ اس کا خود مسیح کے لیے اس کے حقیقی طور پر سرفراز ہونے کا کیا مطلب تھا۔

عقیدہ: سطرنہ سطر

خدا کے برادر

6۔ اس نے اگر چہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برادر ہونے۔۔۔“

یہ اقتباس ”اس“ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ نئے عہد نامے کے دوسرے حصے جنہیں ابتدائی حمد یہ گیتوں کے حصوں کے طور پر سوچا گیا وہ بھی ”اس“ کے ساتھ شروع ہوتے ہیں۔ یہ دوسرے حصے گلسوں 1:15، 1، 15:1، 1:16 تیکھیں 3:1 اور عبرانیوں 1:13 میں [4] پائے جاتے ہیں۔

یہو ع، خدا کے برادر ہوتے ہوئے، اسے الہی پن سے چرانے، قبضہ کرنے یا پکڑنے کی ضرور نہیں تھی۔ یہ پہلے ہی مناسب طور سے اس کا تھا۔ بہر حال یہاں دوسرے تھے، جو بہت مفرد بن گئے تھے اور انہوں نے الہی شریعت کو قبضہ میں کرنے کے کوشش کی جس کا نتیجہ قبر تھا۔ آدم اور حوانے نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھایا، اسے ایسے سوچتے ہوئے کہ یہ انہیں خدا کی مانند بنائیے گا (پیدائش 3:5)۔ اُن کا یہ عمل بنی نوع انسان پر لعنت اور موت کا سبب بنا۔

اس طرح ہم خدا کی الہی قدرت کو با نئتے ہیں (2 پطرس 1:4)۔ ہم خدا کی صورت اور شبیہ پر بنائے گئے ہیں (پیدائش 1:26-27)، اور خدا اہم سے چاہتا ہے کہ ہم مسیح کی مانند بنیں۔ یہ اچھے اور خدائی مقاصد ہیں، بہر حال، ہمیں گناہوں کے تکبر اور فخر سے چوکس رہنا ہے اور اپنے آپ کو بہت بُلند خیل نہیں کرنا ہے (رومیوں 12:3)۔

”خدا مغروں کا مخالف ہے لیکن عاجز کو فضل بخشتا ہے۔“ ۱ پٹرس 5:5 کینوں

7۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا [6] اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔

ناصرف یسوع نے ایسی کوشش نہ کی کہ الہی شان و شوکت کو تھامے، اُس نے جاتے ہوئے اپنی ہلند حالت کو ترک کر دیا اور اپنے الہی استحقاق کو ایک جانب رکھتے ہوئے انسانی فطرت اپنائی۔ لفظ ایکنون کو 7 آیت میں استعمال کیا گیا ہے، جس کا لغوی طور پر مطلب، ”اس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا“ ہے۔ یہ لفظ کینوں موالی طرف را ہنمائی کرتا ہے جو کہ بے شمار ماہر الہیات کے مضافین اور کتابوں کا موضو ع رہا ہے۔ کینوں یسوع کی الہی قدرت اور استحقاق سے عارضی طور پر مستبردار ہونے اور ترک کرنے کا حوالہ پیش کرتا ہے۔

اگرچہ یسوع خداوند تھا، اُس نے اپنی زمینی زندگی کے دوران بھی الہی پن پر انحصار نہیں کیا تھا۔ اُس نے اپنی قدرت کو استعمال کرنے کا انتخاب نہیں کیا۔ یسوع نے دریائے یہود پر اپنے پتسمہ سے پہلے کسی مجزرات کو نہیں کیا تھا، جس مقام پر اُس نے پانی اور روح القدس سے پتسمہ لیا (متی 3:13-17، مرقس 1:9-11، اوقا 3:21-22، یوحنا 1:31-34)۔ ایسا صرف اُس کے روح القدس کے پتسمہ کے بعد ہوا کہ یسوع نے اپنے اپنے زمین کام کو، تعلیم کو شفاذینے اور رہائی دینے کے کام کو شروع کیا۔ یسوع زمین پر انسانی مخلوق کے طور پر رہا اور خدمت کی، جس کا مکمل طور پر انحصار روح القدس پر تھا، اور ایسے ہی وہ ایک مثال ہے جس کی پیروی کرنے کی ہم کوشش کر سکتے ہیں۔

خادم کی صورت میں۔

یسوع زمین پر حکومت یاراج کرنے کے لیے نہیں آیا تھا۔ یسوع کی شناخت ربی کے طور پر ہوئی، لیکن اُس نے اپنا زیادہ تر وقت عام لوگوں کے ساتھ صرف کیا۔ اُن کی حفاظت کرتے ہوئے، اُن کی خدمت کرتے ہوئے۔ یسوع نے انسان بننے کے لیے اپنے بڑے پن کا خیال نہ کیا، وہ ایک متوسط درجے کا انسان بننا، ایک خادم۔

-- بلکہ جو تم میں بڑا ہونے چاہے وہ تمہارا خادم بنے۔ اور جو تم میں اول ہونا چاہے وہ تمہارا افلام بنے۔ چنانچہ این آدم اس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لیے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتروں کے بد لے فدیہ میں دے۔“ متی 20:26-28۔

پورے رومی شہنشاہیت میں، پہلی صدی عیسوی کے دوران، آدھی سے زیادہ آبادی خادم بنی۔ اگرچہ کچھ خادموں کے ساتھ بُراسلوک کیا گیا، اور بہت سوں کے ساتھ نہیں۔ بہر حال، خادم، رومیوں شہریوں کے مقابلے میں بہت کم حقوق رکھتے تھے۔ رومی شہریت ایک انعام تھا، اور رومی شہریت پورے رومی شہنشاہیت میں غیر ملکیوں اور خادموں اور غیر شہریوں سے کہیں بڑھ کر مقام رکھتا تھا۔ فلپی ایک قومی بستی تھی اور اس کے بہت سے رہنے والے رومی شہری تھے۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ فلپیوں کی کلیسیا کے بہت سے اراکین رومی شہری تھے۔ ان شہریوں کا کلیسیا میں اپنے خداوند اور نجات دہنڈہ کو ایک خادم کے طور پر دیکھنے کا کیا مطلب تھا؟

8۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔“ مصلوب کیا جانا مر نے کا ایک شرمناک، بے عزت طریقہ تھا۔ روئی اسے صرف غلاموں اور غیر ملکیوں کے لیے استعمال کرتے تھے، نہ کہ اپنے شہریوں کے لیے۔ یہودی مصلوب ہونے کا ایک لعنت خیال کرتے تھے یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ مصلوب ہونے والے خداوند سے کاث دئے گئے تھے (استشنا 21:23، گلکنیوں 2:13)۔ یہ عقیدہ مسیح کی ذلت، رسولی اور بیگانگی کو بیان کر رہا ہے۔

فلپی پرمیوں کے لیے، 8 آیت کو بہت عمیق، تقریباً قابل فہم بیان ہونا تھا۔ رومیوں اور یونانیوں نے جلال اور فخر کو خوبیوں کے طور پر قیاس کیا۔ عاجزی کو مکروہی کے طور پر دیکھا گیا۔ عاجزی اور فرمانبرداری جسے نیا عہد نامہ سمجھاتا ہے، اور جسے یسوع نے نمونہ بنایا، جسے مکمل طور پر فلپیوں کے مسیحیوں کے لیے تہذیبی تصور ہونا تھا۔

یسوع کی فرمانبرداری کا مطلب یہ تھا کہ اس نے خدا کی مرضی سے باہر کجھی قدم نہ کھا۔ یسوع اپنی الہی قابلیتوں کے ساتھ اپنی حالت سے کبھی دستبردار نہیں ہوتا۔ یسوع فرمانبردار ہا یہاں تک کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی!

یسوع مسیح کی سرفرازی۔

9۔ اسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کیا اور اُسے وہ نام بخشنا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔۔۔“ یسوع مسیح کی خلاف معمول فرمانبرداری اور عاجزی کی نمود ہمارے فائدہ کے لیے تھی۔ یسوع انسانی وجود کے نچلے درجے تک گیا جب اس نے صلیب پر اپنی موت کے وسیلہ سے ہمارے گناہوں کی قیمت پکھائی۔ موت سے جی اٹھنے کے ساتھ اپنا کفارہ ادا کرنے کے کامیاب عمل کے ذریعے، وہ واپس آسمان پر جانے کے لیے تیار تھا اور خدا باب کے دہنے ہاتھ اپنی جلالی حالت کو دوبارہ حاصل کیا۔ کم تر درجات پر پہنچتے ہوئے، اُسے لغوی طور پر، ”خداوند کی طرف سے سرفراز ہونا تھا۔

خدا باب یسوع پر نام کو عیاں کر چکا تھا جو سب ناموں سے اعلیٰ تھا۔ کچھ ماہر الہیات سوچتے ہیں کہ ”نام“ درحقیقت اُس کردار یا حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے اُس کے اصل نام کی بجائے۔ بہر حال، اُس کے بعد آیت کو یہ اشارہ کرتا تھا کہ یہ ”یسوع“ کا نام ہے، جسے سرفراز کیا گیا اور عزت بخشی گئی، شاید خداوند کے نام یہ وہ سے بڑھ کر۔ اسی لیے 9 آت شروع پر یہ اشارہ کرتی ہے کہ یسوع کو یہ عزت بخشی گئی اور اس کی وجہ اُس کی فرمانبرداری اور عاجزی تھی۔ [7]

کائناتی تعریف اور عبادت۔

10۔ تا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھننا جھنگے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ ان کا جوز میں کے نیچے ہیں۔ 11۔ اور خدا باب کے جلال کے لیے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔

مستقبل میں کسی نقطہ پر سیارے پر ہر شخص یسوع مسیح کی خدائی کا علم رکھے گا، اور یہ وہی سچا مسیح ہے۔ کچھ شاید، نارضامندی سے۔ یسوع کا اختیار کائناتی ہو ہو گا، جس میں فرشتے، لوگ اور ابلیس سب نجات دہنده خداوند کی فرمانبرداری اور عبادت کریں گے (مارٹن 1983: 104) اس کا مکافہ 5:13 کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے!

بانسل اصرار کرتی ہے کہ ہم صرف سچے خداوند کی عبادت کر سکتے ہیں اور کسی دوسرے کی نہیں [8] یہ یسوع کی عبادت کو دکھاتا ہے، یہ دکھاتا ہے کہ یسوع خداوند ہے۔ مزید یہ کہ، لفظ ”خداوند“ کو یسوع کی طرف حوالہ پیش کرتے ہوئے پورے نئے عہد میں استعمال کیا گیا ہے، اور اسے یونانی پرانے عہد نامے میں یہ وہ کا حوالہ دینے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ یسوع یہ وہا ہے، جو خدا بابا اور روح القدس کے ساتھ ہے۔ یہاں ایک خدا سچے خدا میں میں اشخاص ہیں۔

فلپیوس 2:6-11 میں ایمان کا اقرار اس دن کے لیے جب ساری تخلیق کو یسوع مسیح کی کائناتی تعریف کی ساتھ گونج پیدا کی گئی، اور پر زبان نے اقرار کیا کہ یسوع مسیح ہی خداوند ہے۔ یہ عقیدہ معشوق کے ساتھ ختم ہوتا ہے، یسوع کی خدائی کی موافقت باب کے مقصد کو پورا کرتی ہے اور اس طرح خدا کو جلال ملخا ہے (کرنٹ 1978: 127)

11۔ اور جب میں نے نگاہ کی تو اس تخت اور آن کے جانداروں اور بزرگوں کے گرد اگر دبہت سے فرشتوں کی آواز سنی جنکا شمار لاکھوں اور کروڑوں تھا۔ 12 اور وہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لاکن ہے۔ 13۔ پھر میں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوقات کو یعنی سب چیزوں کو جوں میں ہیں یہ کہتے سننا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اس کی اور برہ کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت ابد آلہا بادر ہے۔ مکافہ 5:11-13 (میری تاکید)

اختتامیہ نوٹس۔

[1] یہاں شاعرانہ وضع قطعی ہے جیسے کہ سہ حرفي، مساوات، پیانا اور شراب۔ اگرچہ ماہر الہیات ایمان رکھتے ہیں کہ اس عقیدہ کو خالص طور پر یونانی میں لکھا گیا اور دوسرے سوچتے ہیں کہ اسے ارمی میں لکھا گیا تھا (مارٹن 1983)۔

[2] یسوع مسیح کے جلائی ظہور کا یو ہنا 17:5 اور عبرانیوں 1:3 وغیرہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

[3] چیزم وی شکل کی قسم کے فقرات کے سوچوں کا انتظام کرنے کا طریقہ ہے۔ سوچوں کو ترتیب کے ساتھ ایک سمت میں بیان کیا گیا جب تک کہ ہم نقطہ یا بلندی تک نہیں پہنچ جاتا، پھر فقرات پیچھے کی طرف اپنے آپ کو دہراتے ہیں،

لہذا مثال کے طور پر، آپ نمونے: اے۔ بی۔ سی۔ ایکس۔ سی۔ بی۔ اے۔ فلپیوں 2:5۔ 5:11 میں یہ نمونہ اے۔ بی۔ ایکس۔ بی۔ اے ہو گا۔ اس خاکے کو باطل کے مصنفین سے بہت بکھوت طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

[4] پوس اس نقطے کو بنانے کے لیے دمرے مواد کا حوالہ دینے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ اس نے اعمال آ174:28 اور طبع آ12:1 میں مشرک لوگوں کے مواد سے حوالہ دیا۔

- [5] لوقا آ10:18۔

[6] کچھ مابرہیات نے اس لفظ پر غور کیا اور نئے عہدناامے میں اس لفظ ڈوکساجلال کو (یونانی پڑانے عہدناامے میں)۔ شای یہ نیندا اور خوابوں کو دیوتا اشارے کنائے میں الہی چمک دمک کی طرف اشارہ کرتا ہوں جب اسے باطل میں استعمال کیا گیا (مارٹن 96:1983)۔

[7] یہاں آدم اور حوا اور شیطان کی نافرمانی اور تکبیر کے ساتھ دوبارہ فرق ہے، وہ جنہیں نیچے لا یا گیا اور جنہوں نے خواہش کردی سرفرازی کو نہ پایا۔

[8] خروج آ20:3۔ 5، استثناء 5:7۔ 9، متی 4:10 وغیرہ۔